مدارس دینیہ کو دہشت گردوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ان حالات میں آپ کو چاہیے کہ ایسے ٹھوس اقدامات کریں کہ دینی مدارس کی طرف کوئی میلی آنکھ بھی نہ اٹھا سکے۔

نئے وزیراعظم کی آمد اور خدشات

ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہے' میدان سیاست میں آئے روز نت نئے تماشے لگ رہے ہیں۔کوئی جارہا ہے کوئی آرہا ہے تو کوئی جانے والا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایوان اقتدار کے بام و در کسی سے بھی دائمی وفاداری نبھاتے۔ یہی ان محل سراؤں کا دستور' وطیرہ اور روایات ہیں۔ چشم فلک اور خود ہماری نگاہوں نے کتنے سہانے اور خوفناک حکمرانوں کے عروج وزوال کے ادوار دیکھے۔اسی کھیل کی ایک کڑی نامزد وزیراعظم شوکت عزیز کی ضمنی الیکشن میں ''کامیابی'' اور بعد میں ان کی پاکستان کے خیر سے تیئیسویں وزیراعظم کی تقرری ہے۔ ملک نہیں ہے گویا ایک تجربہ گاہ ہے۔جس میں روزانہ قسم قسم کے مضحکہ خیز تجربے ہورہے ہیں۔کبھی معین قریشی کو امریکہ سے بلا کر یہاں پہ نگران وزیراعظم بنایا جاتا ہے تو کبھی میر ظفر اللہ جمالی جیسے کرپٹ کو وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز کیا جاتا ہے اور کبھی چودھری شجاعت حسین پر چالیس روزہ وزارت عظمیٰ کا ٹھپہ لگایا جاتا ہے تو کبھی شوکت عزیز جیسے مغربی اقتصادیات کے کل پرزوں کو وزارت خزانہ جیسے اہم عہدوں اور پھر پاکستان کی وزارت عظمیٰ پر فائز کردیا گیا ہے۔

میرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو
گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

معلوم نہیں کہ شوکت عزیز میں ایسے کون سے سرخاب کے پَر ہیں کہ اقتدار کی ہما بار بار اسی کے سر کو سرفرازی اور اقبالمندی نوازرہی ہے۔ یہ نکتہ سب پر عیاں ہے کہ وہ واشنگٹن اور مغرب کا منظور نظر ہے۔اور انہی لوگوں کا ایجنڈا اس کو آگے بڑھانا ہے۔اور پھر آگے سے ''امریکی نژاد'' پاکستانی حکمران پرویز مشرف کا بھی یہ خصوصی چہیتا ہے اور دونوں کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔اور ان کے درمیان رشتہ الفت اور قدر اشتراک یعنی خوئے غلامی یہ ایسے اعضائے ترکیبی ہیں جن سے ان دونوں کا خمیر یکساں بنایا گیا ہے اور اب خیر سے دونوں مل کر پاکستان کی تقدیر کو ''سنواریں'' گے اور ''دہشت گردی کی جنگ'' میں دونوں یکجان ہوکر ''جہاد'' کریں گے۔

حکمرانوں کی طرف سے اس سب کھیل کے دوران مسلسل عوام کو یہ میٹھی گولی بھی دی جارہی ہے کہ عنقریب

ہی آپ کی تقدیر سنورنے والی ہے' اور ایسے ایسے سبز باغات کے اعلانات مظلوم پاکستانی قوم کو سنائے اور دکھلائے جارہے ہیں جن کا انتظار کرتے کرتے بیچاری پاکستانی قوم کی آنکھیں ان ستاون برسوں میں پتھرا چکی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان سبز باغات سے ہمیشہ پھل اور ثمرات حکمرانوں اور اشرافی طبقے ہی نے حاصل کئے اور کانٹے اور غموں کی گرد مظلوم عوام کی پھٹے دامنوں کی زینت ہی بنے۔ بائیس وزراء اعظم اور درجن بھر صدور نے ان کی تقدیر کے ستارے گل تو کئے ہیں' روشن کبھی نہیں کئے۔ خزاں رسیدہ گلشن میں اگر صیاد ہزار مرتبہ بہارِ نو کا اعلان کرے بھی تو اس کے صرف کہنے سے نہ گلشن میں بہار آتی ہے اور نہ ہی مرجھائے ہوئے پھول کھلکھلاتے اور ہنستے ہیں۔

شوکت عزیز تو پانچ سال سے وزارت خزانہ کے عہدے پر متمکن بھی رہے تو اس ''مسیحا'' نے پاکستانی عوام کے کون سے زخم مندمل کئے اور ان کی غریبی کی پھٹی ہوئی قباء کی کون سی رفوگری کر سکے؟ اور ان کے غموں کا کونسا مداوا کیا؟ صرف اعداد و شمار کے اعلانات بار بار ہوتے رہے۔ اور بینکوں کی تجوریاں بظاہر بھر بھی گئیں لیکن قوم کی جیبوں میں نہ کچھ آیا اور نہ ان کے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کچھ سامان مہیا کیا گیا۔ تو اب وہ جادو کی کس چھڑی سے وزیراعظم بننے کے بعد انقلاب برپا کردیں گے؟ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگا جو شخص پاکستان کے حقیقی عوام سے ہمیشہ دور رہا ہو تو وہ پاکستانی عوام کے دکھوں کو کہاں سمجھ سکتا ہے؟

شوکت عزیز کی شخصیت ہمیشہ سے متنازعہ رہی ہے۔ ان کا کوئی سیاسی تجربہ بھی نہیں اور ان پر مذہبی اعتبار سے بھی ردوقدح کی گئی اور کئی متنازعہ بیانات بھی اچھالے گئے۔ اگرچہ انہوں نے پریس اور خود راقم کے استفسار پر مرزائیت سے لاتعلقی کا اعلان کیا اور اس سلسلے میں اپنی بھرپور صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ابھی ان کی شخصیت مشکوک ہی ہے۔

ہم دینی حلقوں اور خصوصاً محب وطن جماعتوں سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ اپنے تمام باہمی اختلاف بھلا کر آنے والے چیلنجوں اور سازشوں کے مقابلہ کے لئے یکجا ہوجائیں۔ اور اگر اس تبدیلی میں امریکہ اور مغربی قوتوں کے مذموم عزائم کارفرما ہیں اور خدانخواستہ نئے وزیراعظم کی نئی پالیسیاں اس سمت کی نشاندہی کرتی ہیں تو پوری قوم بالخصوص دینی قوتوں کو اس کے سامنے سدسکندری بننا پڑے گا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا